۱۹۶۸ — ۶۹

# تقریر میزانیہ


سیّد احمد سعید کرمانی

وزیر خزانہ حکومت مغربی پاکستان


۱۱؍جون ۱۹۶۸ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

جناب صدر محترم !

آپ کی اجازت سے میں انیس سو اسی ۔ اکیاسی کے مالی سال کا میزانیہ پیش کرنے کا اعزاز حاصل کر رہا ہوں ۔

اصلاحات، تعمیر نو اور ترقیات کے شاندار کارناموں نے ہماری گزشتہ دس سال کی تاریخ کے صفحات کو مزین کر رکھا ہے ۔ یہ میزانیہ انہیں کارناموں کا نقطۂ عروج ہے ۔

اس دس سال کی کارگزاری نے ایک جامع اور مجموعی صورت اختیار کر لی ہے لہٰذا اگر ترقی کا مکمل مرقع دیکھنا ہو تو ایک سال کی کارگزاری کو دوسرے سال سے الگ نہیں کیا جا سکتا ۔

آئندہ سال کے میزانیہ کا جائزہ اس دس سالہ دور کے عزائم کے پیشِ نظر کرنا ہوگا جس نے باعزم قیادت کی بدولت ہم کو زرعی انقلاب کی منزلِ مقصود کے قریب پہنچا دیا ہے ۔

میں سال رواں کے میزانیے کا تجزیہ و نتائج اور سال آئندہ کی مالی تجاویز اسی حقیقت کو مدِ نظر رکھ کر پیش کروں گا ۔

میں نے ایوان کی خدمت میں جو دستاویزاتِ میزانیہ پیش کی ہیں ان کے نام یہ ہیں ۔

۱۔ سالانہ میزانیہ کا گوشوارہ
۲۔ متوقع آمدنی کے تخمینے
۳۔ (چار جلد) اخراجات کے تخمینے اور اعانت کے مطالبات (غیر ترقیاتی)
۴۔ (چار جلد) اخراجات کے تخمینے اور اعانت کے مطالبات (ترقیاتی)
۵۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام
۶۔ منصوبوں کے تخمینے
۷۔ یاداشت میزانیہ
۸۔ جدید اخراجات کا شیڈول
۹۔ وائٹ پیپر (قرطاس ابیض)

ان دستاویزات کے علاوہ تیرہ عدد دیگر دستاویزات بھی پیش کی گئیں ہیں۔ ان میں سے بارہ عدد دستاویزیں فرداً فرداً صوبے کے انتظامیہ کے ہر ڈویژن سے متعلق ہیں۔ ان میں بتایا گیا ہے کہ ہر ایک ڈویژن میں گزشتہ دس سال کی مسلسل کارگزاری کے کیا نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ تیرھویں دستاویز میں فوری حوالے کے لئے اس کارگزاری کے اعداد و شمار درج کئے گئے ہیں۔

مجھے امید ہے کہ معزز اراکین ایوان کے لئے یہ دستاویزات مفید ثابت ہوں گی۔

یہ دستاویزات اس صوبے کے لوگوں کی دس سالہ محنت اور انہماک کا مرقع ہیں اعداد و شمار کی ہر ایک مد اس انہماک اور شبانہ روز محنت کی سند ہے

جس کے ساتھ منصوبہ سازی اور تکمیل منصوبہ جات کا کام شاندار نتائج پر منتج ہوا۔ ہر ایک مد اس منزل کا نشان راہ ہے جو استحکام اور ترقی کی منزل کے نام سے موسوم ہے۔

مجموعی طور پر یہ اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ گزشتہ دس سال میں ریونیو اکاؤنٹ (Revenue Accounts) کی مد میں ایک ہزار دو سو دس کروڑ روپیہ خرچ کیا گیا اور اس کے مقابلہ میں ایک ہزار تین سو تیس کروڑ روپیہ موصول ہوا یعنی ریونیو اکاؤنٹ (Revenue Accounts) میں ایک سو بیس کروڑ روپے کی بچت ہوئی۔

لیکن انیس سو سنتالیس سے لیکر انیس سو اٹھاون تک ریونیو کے موصولات چار سو بچپن کروڑ تھے۔ اخراجات چار سو انچاس کروڑ اور فاضل ریونیو صرف چھ کروڑ تھا۔

ان معروضات سے واضح ہو جائیگا کہ موجودہ دورِ حکومت میں اولین دس سال کے مقابلے میں تقریباً بیس گنا اضافہ ہوا ہے۔

جناب والا

مَیں اس ایوان ذی وقار کی خدمت میں مقابلے کی سہولت کیلئے اولین دس سال اور حالیہ دس سال کے وہ اعداد و شمار پیش کرتا ہوں جن کا تعلق اہم پبلک سیکٹر سے ہے

| | ۱۹۴۷-۱۹۵۸<br>اکونٹس | ۱۹۵۸-۱۹۶۸<br>(ترمیم شدہ) |
|---|---|---|
| زراعت | پندرہ کروڑ تریسٹھ لاکھ | ایک سو چون کروڑ گیارہ لاکھ |
| تعلیم | اکہتر کروڑ سینتالیس لاکھ | دو سو اٹھاسی کروڑ ستاسی لاکھ |
| دیہی ترقیاتی پروگرام | صفر | تینتالیس کروڑ |
| ریلوے | اڑتالیس کروڑ | دو سو چوبیس کروڑ |
| مواصلات | اٹھائیس کروڑ | ستر کروڑ چھیاسٹھ لاکھ |
| سرکاری عمارات | سات کروڑ چوالیس لاکھ | ستاون کروڑ چھتیس لاکھ |
| خانہ سازی | دو کروڑ نواسی لاکھ | بارہ کروڑ بیاسی لاکھ |
| دیہی و شہری آب رسانی | سینتیس لاکھ | نو کروڑ چھیاسی لاکھ |

اب میں ایوان کے سامنے سالِ رواں کا مالی تجزیہ پیش کرتا ہوں لیکن پیشتر اس کے کہ میں یہ تجزیہ پیش کروں میں ایوان کو یاد دلانے کی جسارت کرتا ہوں کہ یہ مالی سال اس وقت شروع ہوا جبکہ دنیا کو شدید بین الاقوامی مالی بحران درپیش تھا۔

جناب والا

ہر چند کہ دنیا میں معاشرتی اور سیاسی حد بندیاں موجود ہیں لیکن ان

حد بندیوں کے باوجود جہاں تک اقتصادی ضروریات اور تقاضوں کا تعلق ہے دنیا کے مختلف ممالک ایک دوسرے کے ساتھ علاقہ رکھتے ہیں کسی ایک بڑے صنعتی ملک کے اقتصادی اور مالی ردوبدل کا اثر دیگر ممالک کی اقتصادیات پر بھی پڑتا ہے۔ انیس سو سٹرٹھ میں پونڈ اسٹرلنگ کی قیمت میں تخفیف اور ادائیگی کے ناگزیر توازن کے باعث دنیا کے بڑے بڑے سکوں کی قیمت پر تشویش پیدا ہوئی اور اس تشویش سے جو حالات رونما ہوئے انہوں نے ترقی پذیر ممالک کی مالی اور اقتصادی حکمت عملی کو لازمی طور پر متاثر کیا۔ موجودہ حالات کے نتائج کے متعلق سرِدست کوئی حتمی اندازہ لگانا مناسب نہ ہوگا۔ تاہم یہ امر بخوبی واضح ہے کہ موجودہ حالات کے نتائج کے طور پر بہت سے ممالک کو اپنی تجارتی اور اقتصادی حکمت عملی پر نظرِ ثانی کرنی ہوگی۔ اور ایسی تدابیر اختیار کرنی ہونگی جن کی بدولت ادائیگی کا توازن بحران سے بچ جائے۔

حکومت پاکستان نے ان حالات کا جائزہ لیا۔ اور غور وخوض کے بعد اس نتیجے پر پہنچی کہ پاکستانی روپے کی قیمت میں کوئی تخفیف نہ کی جائے۔ یہ فیصلہ اس امر کا ناقابلِ تردید ثبوت ہے کہ گزشتہ دس سال میں پاکستان کی اقتصادی قوت ایسے معیار پر پہنچ گئی ہے کہ عالمی زرمبادلہ کے ردوبدل کے دباؤ کا مقابلہ کرسکتی ہے۔

پاکستان کے ہر شخص نے حکومت کے اس فیصلے کا پرتپاک خیرمقدم کیا کہ پاکستانی روپے کی قیمت میں تخفیف نہ کی جائے لیکن یہاں بھی چند حضرات ایسے پائے گئے جنہوں نے اس فیصلے کو ناپسندیدگی کی نظروں سے دیکھا۔

یہ وہ حضرات ہیں جن کی نگاہوں میں ہمیشہ حسرت و یاس دکھائی دیتی ہے۔ اور جن کے دلوں کی دھڑکن کو ہمیشہ کسی نہ کسی وہم کا بوجھ بائے رکھتا ہے۔خاص طور پر بیرونی قرضہ جات کا وہم در وہم بوجھ۔

اس ضمن میں پاکستان کی تجارت کو کسی امکانی ضرر سے بچانے کے لئے بیک وقت دو اہم فیصلے کئے گئے۔اول یہ کہ درآمدات کے قوانین کو حالات حاضرہ کے مطابق کے مرتب کیا جائے مزید برآں بدلے ہوئے حالات کے پیش نظر برآمدات کے لئے خاص ترغیبات وضع کی جائیں۔

دوم یہ کہ جس قدر جلد ممکن ہو خوراک کی درآمدات کے اخراجات کو بند کیا جائے مرکزی حکومت نے پہلے فیصلے پر عمل پیرا ہونے کے لئے برآمدات کے بونس میں مناسب تبدیلیاں کیں اور دیگر مالی تدابیر کے علاوہ درآمدات کی کسٹم ڈیوٹی میں بھی حالات کے مطابق رد و بدل کیا۔خوراک کی درآمد بند کرنے کے بارے میں جو فیصلہ کیا گیا اس کا تعلق بنیادی طور پر اس صوبے کی حکومت سے تھا۔ یہ اس صوبے کے لئے بہت بڑا چیلنج تھا۔ہمیں اس بات پر فخر ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے صوبے نے نہایت پامردی کے ساتھ حالات کا مقابلہ کیا اور متحد ہو کر اس چیلنج کو قبول کیا۔

مغربی پاکستان کے گورنر صاحب نے خوراک کے معاملے میں انیس سو ستر تک خود کفیل ہونے کے لئے ایک جامع منصوبہ تیار کیا میرا فرض ہے کہ میں اس معزز ایوان کے سامنے اس امر کا اظہار کروں کہ خوراک کے معاملے میں صوبے کو خود کفیل بنانے کا منصوبہ اور اس منصوبے پر عمل درآمد کی تدابیر کا کام جناب

گورنر صاحب نے بذاتِ خود اپنی نگرانی میں کرایا۔

میں اس پروگرام کے اہم نکات پیش کرتا ہوں۔

۱۔ چونکہ مغربی پاکستان کی بنیادی خوراک گندم ہے اس لئے ایسی تجاویز پر عمل کرنے کا فیصلہ کیا گیا جن کی بدولت یہ صوبہ انیس سو ستر تک گندم کے معاملے میں خود کفیل ہو جائے۔

۲۔ کیمیاوی کھاد۔ زرعی مشینری۔ پانی اور جراثیم کش ادویات کے مزید استعمال کے ذریعے پیداوار بڑھائی جائے۔

۳۔ زرعی رقبے کو بڑھایا جائے اور مزید برآں ایسے بیج استعمال کئے جائیں جن سے پیداوار میں اضافہ ہو۔

۴۔ انتظامیہ میں مناسب تبدیلیاں کی جائیں تاکہ کارکردگی میں آسانیاں پیدا ہوں۔

اس پروگرام میں اہم ترین امر یہ تھا کہ اگرچہ زرعی پیداوار کا پروگرام گذشتہ پندرہ برس سے موجود تھا لیکن خوراک کے معاملے میں خود کفیل ہونے کے لئے انیس سو ستر کی واضح منزل مقرر کی گئی۔

یہ پہلی مرتبہ ہے کہ صوبے نے خوراک کے معاملے میں اپنی منزل مقرر کی ہے اور اس منزل کی طرف گامزن ہونے کیلئے یک جہتی اور عزم کے ساتھ قدم اٹھایا ہے۔ اللہ تعالٰے نے کرم فرمایا اور عوام کی کوششیں بار آور ہوئیں۔ ان کوششوں کے نتائج حیرت انگیز ہیں۔ اور متعدد مقامات پر پیداوار تخمینے سے بھی زیادہ ہوئی ہے۔

میں نہایت مسرت سے اعلان کرتا ہوں کہ اس اہم کام پر تیئیس کروڑ پچپن لاکھ کی رقم سالِ رواں میں اب تک خرچ ہو چکی ہے۔ زرعی رقبے پر زیادہ سے زیادہ کیمیاوی کھاد ڈالی گئی ہے۔ پبلک سیکٹر میں سالِ رواں میں جو ٹیوب ویل بنائے گئے ان کی تعداد چار ہزار ترانوے تھی۔ اور اس تعداد کے مقابلے میں انیس سو سنتالیس سے انیس سو اٹھاون تک کی مجموعی تعداد تین ہزار دو سو بیالیس تھی۔

زرعی پیداوار کو جراثیم وغیرہ سے بچانے کے لئے حفاظتی تدابیر میں اضافہ کر دیا گیا ہے اور زرعی زمین کی حفاظت کے لئے موثر قدم اٹھائے گئے ہیں۔

ان تمام کوششوں کا نتیجہ یہ ہے کہ ہمارے ابتدائی اندازے کے مطابق گندم کی پیداوار چون لاکھ ٹن تھی۔ مگر اس اندازے کے مقابلے میں پیداوار باسٹھ لاکھ ٹن ہوئی۔ مکی کی پیداوار کا اندازہ سات لاکھ ٹن تھا مگر پیداوار سات لاکھ اسی ہزار ٹن ہوئی۔ چاول کی پیداوار کا اندازہ چودہ لاکھ ٹن تھا۔ مگر اصل پیداوار اس سے ساٹھ ہزار ٹن زیادہ ہوئی۔ اس سال روئی کی پیداوار اٹھائیس لاکھ سات ہزار گانٹھیں ہے یہ پیداوار پچھلے برس کی پیداوار سے تین لاکھ گانٹھیں زیادہ ہے۔

پیداوار میں یہ شاندار اضافہ ہمارے کسانوں اور کاشتکاروں کی محنت اور مشقت کا قابلِ افتخار کارنامہ ہے اور وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ یہ سب ان کی انتھک کوششوں کا ثمرہ ہے اور اس سرگرمی اور مہارت کا نتیجہ ہے جس کے ساتھ انہوں نے موجودہ سہولتوں اور وسائل کو استعمال کیا۔ اس کامیابی کا صحیح اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ انیس سو سینتالیس

سے لیکر انیس سو اٹھاون تک زراعت میں اضافہ دو فی صد سالانہ سے بھی کم رہا تھا۔ مگر اس کے مقابلہ میں صرف سالِ رواں میں آٹھ اعشاریہ ایک فی صد کا اضافہ ہوا ہے۔

جناب والا۔

اب جب کہ زراعت کی ترقی کی طرف وہ قدم اٹھ چکا ہے جو آگے ہی بڑھتا چلا جائے گا — میں ایوان کی توجہ ان امور کی طرف مبذول کرتا ہوں جو آئندہ ہماری زرعی پیداوار پر اثر انداز ہوں گے۔

موجودہ بندوبست اراضی کے تحت جتنی پیداوار ممکن ہے ہم کو انشاءاللہ آئندہ چند سال میں حاصل ہو جائیگی۔ اس کے بعد ہم کو کیا اقدامات کرنے ہونگے؟

صدرِ پاکستان نے ہمیں اس مسئلے پر دعوتِ فکر دی ہے کہ ہم زرعی علاقوں کے مفادات کو اس طرح یکجا اور منظم کریں کہ جدید مشینری جدید زرعی آلات اور جدید زرعی طریقوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جا سکے۔ صدر پاکستان نے جو مسئلہ اٹھایا ہے اس کا حل اسی صورت میں دریافت ہو سکتا ہے کہ ہم اس معاملے پر فہم و فراست کے ساتھ سائنٹیفک انداز میں غور و فکر کریں۔ مجھے امید ہے کہ معزز اراکین بحث کے دوران میں اس مسئلے پر اپنے گراں قدر خیالات کا اظہار فرمائیں گے۔

میرا ذاتی خیال ہے کہ اگر ہم زمین کے مفادات کو یکجا کرنے اور مشینری کے مشترکہ اور کفائتی استعمال کی کوئی مناسب تجویز وضع کر سکے تو ہم ایک ایسی قوت کو بروئے کار لانے میں ممد ثابت ہوں گے جو تاحال ظہور پذیر نہیں ہوئی اور

اس طرح ہم دیہی آبادی میں زندگی کی نئی روح پھونک دیں گے

تخمینہ ہے کہ نان ڈویلپمنٹ حلقہ میں Revenue Receipts ایک سو بیاسی کروڑ پینتالیس لاکھ سے گھٹ کر ایک سو پچھتر کروڑ تہتر لاکھ رہ جائے گی۔ اس تخفیف کی اہم وجہ یہ ہے کہ مرکزی حکومت نے بعض اشیاء کے سیلز ٹیکس کو ایکسائز ڈیوٹی میں شامل کر دیا ہے۔ اس فیصلے کے رُو سے مرکزی حکومت کی جانب سے ہم کو اس مد میں بارہ کروڑ سترہ لاکھ کی رقم کم ملے گی۔ مختلف کفایتوں کے ذریعے اس سال ہم اپنا Revenue Expenditure ایک سو تینتالیس کروڑ تینتیس لاکھ سے گھٹا کر ایک سو چھتیس کروڑ بیاسی لاکھ پر لے آئے ہیں۔

ترقیاتی شعبہ میں ترمیم شدہ ریونیو بجٹ اڑتیس کروڑ اکیانوے لاکھ ہے۔

جناب والا۔

ترقیاتی شعبے میں ہمارا ترمیم شدہ تخمینہ ایک سو ستتر کروڑ انسٹھ لاکھ ہے۔ میں اس ایوان کے سامنے نہایت مسرت سے اعلان کرتا ہوں کہ مغربی پاکستان کی حکومت نے اخراجات کا اس سے بڑا تخمینہ اس قبل کبھی تشکیل نہیں کیا۔

ہر شعبے کا الگ الگ تخمینہ یہ ہے۔

| | |
|---|---|
| پانی اور بجلی | پینسٹھ کروڑ چھیاسی لاکھ |

| | |
|---|---|
| زراعت | تینتیس کروڑ ایک لاکھ |
| خانہ سازی اور آبادکاری | آٹھ کروڑ اکیس لاکھ |
| صنعت، ایندھن اور معدنیات | گیارہ کروڑ چھہتر لاکھ |
| تعلیم وتربیت | نو کروڑ چھ لاکھ |
| صحت | سات کروڑ اٹہتر لاکھ |
| مواصلات | انتالیس کروڑ اڑسٹھ لاکھ |
| سماجی بہبود اور افرادی قوت | تراسی لاکھ |
| سرحدی علاقہ جات | ایک کروڑ انچاس لاکھ |
| دیہی ترقیاتی پروگرام | دس کروڑ |

یہاں مجھے اپنی گزشتہ سال کی بجٹ کی تقریر کا حوالہ دینے کی اجازت دیجئے۔ گزشتہ سال میں نے عرض کیا تھا کہ جناب گورنر محمد موسےٰ صاحب نے مجھے تجاویز پیش کرتے وقت تین امور کا خیال رکھنے کی ہدایت فرمائی تھی۔ وہ تین امور یہ تھے۔

اول۔ ہم کو اپنی توجہ آبادی کی اکثریت کی طرف مبذول کرنی چاہیئے۔ یہ آبادی دیہات میں آباد ہے

دوم۔ اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیئے کہ عوام کو خوراک کی اشیاء مناسب قیمتوں پر دستیاب ہوسکیں۔

سوم۔ ترقی کے پروگرام میں صوبے کے کسی حصے کو نظرانداز نہ کیا جائے اور اس امر کا خاص خیال رکھا جائے کہ جو علاقے نسبتاً کم ترقی یافتہ

ہیں۔ ان میں ترقی کی رفتار تیز ہو۔

میں نہایت مسرت سے عرض کرتا ہوں کہ ہم نے ان تینوں امور کو مدنظر رکھا ہے اور ان تینوں شعبوں میں خاطر خواہ ترقی کی ہے جہانتک دیہی علاقوں کا تعلق ہے دیہی ترقیاتی پروگرام میں سو فی صد کا اضافہ کیا گیا ہے۔ جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں اس پروگرام کی ہر دفعہ پر عمل درآمد ہو چکا ہے اور اس میں کسی کمی کی گنجائش نہیں۔

خوراک کی ضروریات کے بارے میں تفصیلات عرض کی جا چکی ہیں۔ اس ضمن میں گزارش کرتا ہوں کہ سترہ روپے فی من کے نرخ پر کافی مقدار میں گندم خریدنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ہم نے چاول کی قیمت خرید بھی اکتیس روپے سے بڑھا کر اڑتیس روپے فی من مقرر کی ہے۔ یہ خرید وسیع پیمانے پر جاری ہے۔ اس کام میں حکومت اعانت کے طور پر گرانقدر رقم خرچ کرے گی۔ چونکہ صوبے کو اناج کے معاملے میں خود کفیل بنانے کے لئے کاشتکاروں کی حوصلہ افزائی ضروری ہے اور عوام کے بہبود کا کام بہت اہم ہے' اس لئے حکومت اعانت کے اخراجات کو برداشت کرنے کے لئے آمادہ ہے۔

گورنر کی ہدایت کے مطابق کم ترقی یافتہ علاقوں کے لئے زیادہ رقم مقرر کی گئی جس سے خاطر خواہ نتائج برآمد ہوئے۔

یہ معزز ایوان آگاہ ہے کہ سالِ رواں میں متعدد کمیٹیاں اس غرض سے مقرر کی گئیں کہ سرحدی علاقوں کے لئے ترقیاتی پروگرام وضع کریں۔ نیز سرحدی علاقوں کے بہبود کیلئے ایک خاص محکمہ تشکیل کیا گیا ہے۔ ان تدابیر کے باعث سرحدی علاقوں میں کافی ترقی کے آثار نمودار ہوئے ہیں۔

اب میں انیس سو اڑسٹھ انہتر کے میزانیئے کا تخمینہ پیش کرتا ہوں۔ اس تخمینے میں بھی ہم نے خوراک اور زراعت کو سب سے زیادہ ترجیح دی ہے۔ اور اس ضمن میں دیہی ترقیاتی پروگرام اور کم ترقی یافتہ علاقوں کی ترقی کا خاص خیال رکھا ہے۔

ریونیو کے محاصل اور اخراجات کی مجموعی پوزیشن یہ ہے :۔

| | |
|---|---|
| محاصل | دو سو چھ کروڑ چھیاسی لاکھ |
| اخراجات | دو سو چھ کروڑ اڑتالیس لاکھ |

بالفاظ دیگر ہم کو آئندہ سال میں اڑتیس لاکھ کی بچت ہوگی۔ آپ نے ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ ہم نے محاصل اور اخراجات دونوں شعبوں میں نسبتاً زیادہ رقمیں مقرر کی ہیں۔ محاصل میں ایزادی کا باعث یہ ہے کہ ہم نے ٹیکسوں اور دیگر واجبات کی وصولی کی مہم کو تیز تر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

غیر ترقیاتی شعبہ جات کے اخراجات میں پانچ کروڑ ستر لاکھ کا اضافہ دکھایا گیا ہے۔ یہ اضافہ زیادہ تر ان تازہ قرضہ جات کے سود کیلئے ہوگا جو ہم ترقیاتی پروگراموں کے اخراجات اور تعلیم کے مصارف کے لئے حاصل کر رہے ہیں۔ بہرحال ہم امید کرتے ہیں کہ سال کے دوران میں کفایت کی اعلےٰ کمیٹی کی سفارشات پر عمل پیرا ہونے کے بعد ہم اخراجات میں کمی کر سکیں گے۔

میں نے حسابات کو مشینی بنانے کیلئے اس سال پندرہ لاکھ روپے کا اعادہ کیا ہے۔ اس معاملے کی جزئیات پر غور کر لیا گیا ہے۔ اور امید کیجاتی

ہے کہ ہم عنقریب اس سلسلے میں عملی قدم اٹھائیں گے ۔

پچھلے برس اجتماعی بیمے کے پری می ایم کی قسط کے لیئے تین لاکھ روپے کی رقم مقرر کی گئی تھی ۔ اس سال میں پھر اس رقم کا اعادہ کرتا ہوں ۔ یہ سکیم تیاری کے آخری منازل میں ہے

ترقیاتی شعبے میں ہم نے ایک جامع پروگرام مرتب کیا ہے اس پروگرام پر دوسو اڑتیس کروڑ ستاون لاکھ صرف ہوں گے ۔ صوبائی حکومت نے اس سے پیشتر اتنا وسیع پروگرام کبھی پیش نہیں کیا تھا ۔ ذیل میں اس پروگرام کے مختلف شعبوں کے اخراجات دیئے جاتے ہیں ۔ ان کے ساتھ سالِ رواں کی رقومات بھی درج ہیں ۔ تاکہ مقابلے میں آسانی ہو ۔

| | ترمیم شدہ | مجوزہ بجٹ |
|---|---|---|
| پانی اور بجلی ۔ | پینسٹھ کروڑ چھیاسی لاکھ | اسی کروڑ اکتیس لاکھ |
| زراعت ۔ | تیئس کروڑ ایک لاکھ | چونتیس کروڑ چھیاسی لاکھ |
| خانہ سازی اور آبادکاری ۔ | آٹھ کروڑ اکیس لاکھ | تیرہ کروڑ تینتیس لاکھ |
| صنعت، ایندھن اور معدنیات ۔ | گیارہ کروڑ چھہتر لاکھ | سترہ کروڑ چوہتر لاکھ |
| تعلیم و تربیت ۔ | نو کروڑ چھ لاکھ | چودہ کروڑ نوے لاکھ |
| صحت ۔ | سات کروڑ اٹھتر لاکھ | نو کروڑ پچانوے لاکھ |
| مواصلات ۔ | انتالیس کروڑ اڑسٹھ لاکھ | اڑتالیس کروڑ تینتیس لاکھ |
| سماجی بہبود اور افرادی قوت ۔ | تراسی لاکھ | ایک کروڑ بیالیس لاکھ |
| دیہی ترقیاتی پروگرام ۔ | دس کروڑ | پندرہ کروڑ |

| | | |
|---|---|---|
| کوئٹہ قلات ڈویژن کیلئے مجموعی رقم۔ | صفر | پچاس لاکھ |
| سرحدی علاقہ جات ۔ | ایک کروڑ انچاس لاکھ | دو کروڑ تئیس لاکھ |
| کل میزان | ایک سو ستتر کروڑ انسٹھ لاکھ | دو سو اڑتیس کروڑ ستاون لاکھ |

پیشتر اس کے میں ہر شعبے کے متعلق الگ الگ اپنی گزارشات پیش کروں میں اس بات کی اجازت چاہتا ہوں کہ ایوان کے سامنے آئندہ سال کے اقتصادی حالات کا مجموعی نقشہ پیش کروں ۔

ہم کو واثق امید ہے کہ ہم ترقی کی موجودہ رفتار کو برقرار رکھنے میں کامیاب ہوں گے اور نیز زرعی میدان میں ترقی کا جو درجہ حاصل کیا ہے۔ اس کے اعزاز کو قائم رکھیں گے۔ اگلے برس ہم تریسٹھ لاکھ ٹن گیہوں کی فصل کی سرحد کو نگاہ میں رکھیں گے۔ ہم نے خریف انیس سو اڑسٹھ کے لئے اکیس لاکھ ٹن چاول اور اکتیس لاکھ گانٹھیں روئی کی کم سے کم حد مقرر کی ہے

گندم اور چاول کی مقررہ مقدار انشاءاللہ ہم کو ضرور حاصل ہو گی ۔ اور ہر چند کہ روئی کی حد زیادہ معلوم ہوتی ہے لیکن اس حد تک پہنچنے کی ہر امکانی کوشش کی جائیں گی۔ صنعت کے میدان میں بھی ہمارا قدم منزل کی جانب مستعدی سے بڑھتا رہے گا۔ بشرطیکہ پلاننگ کمیشن کے تخمینے کے مطابق صنعتی خام مال اور فاضل پرزوں کے دستیابی میں پچیس فی صد اضافہ ہو جائے

ترغیبات کی نئی ترتیب کے باعث بہبود کے شعبوں پر مثلاً تعلیم، صحت دیہی پروگرام ۔ اور خانہ سازی و آبادکاری کے شعبوں پر ناگزیر دباؤ پڑا ہے۔

گورنر کی ہدایت کے مطابق اگلے برس کے پروگرام میں بہبود کے شعبوں کی کمیوں کو پورا کرنے کی خاص کوشش کی جائے گی۔

اگلے برس کے الگ الگ شعبوں کے پروگرام کی اہم شقیں یہ ہیں۔

## زراعت

زرعی شعبہ کے لئے چونتیس کروڑ چھیاسی لاکھ کی رقم مقرر کی گئی ہے۔ بالفاظ دیگر سالِ رواں سے پانچ کروڑ سترہ لاکھ زیادہ رقم رکھی گئی ہے۔ یعنی سترہ اعشاریہ چار فی صد کا اضافہ کیا گیا ہے۔ دراں حالیکہ پلان میں یہ اضافہ تیرہ پوائنٹ چھ ہے۔ اس میں کیمیاوی کھاد کو ارزاں کرنے کیلئے بارہ کروڑ پچھتر لاکھ کی وہ رقم شامل ہے جو حکومت کی طرف سے بطور اعانت ادا کی جائیگی۔

فصلوں کو مختلف وباؤں سے بچانے کیلئے چار کروڑ دو لاکھ کی رقم مقرر کی گئی ہے۔ Plant Protection Services کو زیادہ مؤثر بنانے کیلئے Plant Protection Institute قائم کیا جارہا ہے اِس انسٹی ٹیوٹ میں جراثیم کش دواؤں کا معائنہ کیا جائے گا۔ اور مزید برآں کاشت کاروں کو ضروری تربیت دی جائے گی۔ فصل کی حفاظت کے کام کو وسعت دینے اور اس کو زیادہ مؤثر بنانے کی تجاویز پر غور کیا جارہا ہے۔ تین کروڑ انتالیس لاکھ کی رقم زراعت کے پروگرام کو مشینی امداد دینے کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ اور اس امداد کے ذریعے آئندہ سال تین اعشاریہ چار لاکھ ایکڑ زمین کو ہموار کرنے کا پروگرام وضع کیا گیا ہے۔ اناج کو محفوظ گوداموں میں رکھنے کا کام بہت اہمیت

رکھتا ہے ۔ اگلے سال ان گوداموں پر ایک کروڑ پینتیس لاکھ روپیہ خرچ کیا جائیگا۔ واضح رہے کہ یہ رقم موجودہ رقم کے دو چند سے بھی زیادہ ہے ۔

کھیتوں میں کام کرنے والوں کی امداد کے لئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں ایسی مشینیں مہیا کی جا رہی ہیں جو بڑھتی ہوئی پیداوار کے پیشِ نظر چھڑائی اور اناج کو خشک کرنے کے کام میں خاطر خواہ مدد دے سکیں ۔

## آب رسانی

آب رسانی کے لئے تقریباً سینتالیس کروڑ کی رقم مقرر کی گئی ہے۔ آب رسانی کا سب سے بڑا پروگرام Scarp ہے۔ مقررہ رقم کا تقریباً نصف حصّہ اس پروگرام پر صرف کیا جائے گا۔ حج دو آب ۔ اپر رچنا۔ شمالی روہڑی ۔ لوئر نقل کے منصوبوں کا کام جاری رکھا جائے گا۔ اور بہاول پور کے لئے ایک نیا Scarp پروگرام جاری کیا جائے گا۔ آب رسانی کے پروگرام میں خانپور، کراچی ڈیم ۔ ٹھٹھ کے کلری بوگر فیڈر اور گدو بیراج کے سیم کے پروگرام کے لئے مناسب رقم مقرر کی گئی ہے ۔ اور لائل پور میں ستیانہ سمندری نکاسی نالیوں کے اخراجات کا بھی خیال رکھا گیا ہے ۔ حکومت اس امر سے بخوبی آگاہ ہے کہ پشاور میں زیرِ زمین پانی کی سطح بلند ہو رہی ہے۔ اس کے سدِباب کے لئے اگلے سال موثر قدم اٹھائے جائیں گے ۔

## بجلی

بجلی کے لئے سالِ رواں کے بتیس کروڑ کے مقابلے میں

آئندہ سال تینتیس کروڑ اسی لاکھ کی رقم مقرر کی گئی ہے۔ یہ ایک کروڑ اسی لاکھ کی زائد رقم بجلی کی تقسیم کے لیۓ ضروری خیال کی گئی ہے۔ بجلی سے چلنے والوں ٹیوب ویلوں کی تعداد سالِ رواں میں پانچ ہزار تھی آئندہ سال یہ تعداد پانچ ہزار کی جگہ آٹھ ہزار کر دی گئی ہے۔

دیہی ترقیاتی پروگرام

دیہی ترقیاتی پروگرام کے اجراء کا مقصد یہ تھا کہ ملک کے ترقیاتی پروگرام میں ملک کے عوام عملی طور پر شریک ہوں۔ بنیادی جمہوریت کے نظام کی مدد سے دیہی ترقی کے پروگرام نے پاکستان کے دیہات کی زندگی میں نہایت خوشگوار اور شاندار تبدیلی پیدا کر دی ہے۔ یہ پروگرام تین پہلوؤں سے اثر انداز ہوا ہے۔ اقتصادی نقطۂ نگاہ سے دیہی ترقیاتی پروگرام نے صنعت و حرفت کے ان بنیادی لوازمات کو تعمیر کیا ہے جن کی دیہی زندگی کو سخت ضرورت تھی، اور اس طبقے کے لیۓ روزگار مہیا کیا ہے جو یا تو بے روزگار تھا یا کم روزگار۔

اس پروگرام نے دیہات میں نقد آمدنی کے بہاؤ کو تیز کر دیا ہے۔ اس پروگرام کے تحت جو سرمایہ دیہات میں صرف ہو رہا ہے وہ کسی حد تک اس سرمائے کا جواب ہے۔ جو دیہات سے نکل کر شہروں میں آ جاتا تھا۔

مادی طور پر اس پروگرام کی بدولت دیہات میں جو کام ہوا ہے۔ وہ ہر لحاظ سے قابل ستائش ہے۔ اس صوبے میں گزشتہ پانچ سال میں

پینتالیس ۴۵ ہزار سکیموں پر کام کیا گیا ہے ان سکیموں میں چھوٹے بڑے پل پرائمری سکول، بند اور دوا خانے وغیرہ شامل ہیں۔ ان تمام کاموں پر تینتالیس کروڑ کا سرمایہ صرف ہوا ہے۔ سال رواں میں ہم نے اس پروگرام کی رقم پانچ کروڑ سے بڑھا کر دس کروڑ کر دی تھی۔ اب میں نہایت مسرت سے اعلان کرتا ہوں کہ صدر پاکستان کی ہدایت کے مطابق سال آئندہ کے لئے یہ رقم پندرہ کروڑ مقرر کی گئی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس وسیع پروگرام پر عمل درآمد کے باعث ہمارے دیہی علاقوں میں ترقیاتی کام کو سر انجام دینے کے زیادہ مواقع فراہم ہوں گے۔ اور زیادہ خوشحالی کا دور دورہ ہو گا۔

## تعلیم

موجودہ حکومت نے طریقۂ تعلیم کے حالات کا جائزہ لینے کیلئے متعدد اقدام کئے۔ ہمارے ہاں آرٹس (Arts) کے طلبا کی تعداد بمقابلہ زراعت، انجینئرنگ اور سائنس کے طلبا کے بہت زیادہ ہے۔ ہماری درسی کتابیں یا تو گھٹیا معیار کی ہیں اور یا متروک مواد پر مشتمل ہیں۔ دیگر مسائل کے علاوہ تعلیم کے مختلف شعبوں میں طلبا کا باہمی توازن اور درسی کتابوں کا مسئلہ حکومت کے زیر غور رہا ہے۔ ان مسائل سے متعلق ایک واضح پروگرام پر عمل درآمد شروع ہو گیا ہے۔ انیس سو اڑسٹھ اِنہتر کے میزانیے میں ان تمام مسائل کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ اور چودہ کروڑ نوے لاکھ کی رقم تعلیم کے ترقیاتی کاموں کے لئے اور غیر ترقیاتی کاموں کیلئے

تینتیس ۳۳ کروڑ چار لاکھ کی رقم مقرر کی گئی ہے۔

نئی سکیم کے ماتحت ایک ہزار پانچ سو پرائمری سکول ایک سو پچاس مڈل سکول چودہ ہائی سکول، نو کالج، اور دو پولی ٹیکنک کھولے جائیں گے۔

نئے ترقیاتی کاموں کے اجراء کے علاوہ یہ انتظام بھی کیا گیا ہے کہ موجودہ اداروں کے سازوسامان فرنیچر تجربہ گاہوں۔ کتب خانوں اور عمارتوں کے حلقے کو وسیع اور زیادہ منظم کیا جائے۔ فنی شعبوں پر خاص توجہ دی گئی ہے۔ ان شعبوں نے گزشتہ دس برس میں بے مثال ترقی کی ہے۔

گزشتہ آٹھ برسوں میں پولی ٹیکنیک کے طلبا کی تعداد پندرہ سو سے سات ہزار ہو گئی ہے انجینرنگ کالجوں میں اٹھائیس اعشاریہ نو فی صد فی سال کا اضافہ ہوا ہے یہ اضافہ ایشیا کے تمام ملکوں سے زیادہ ہے

انیس سو اٹھاون انسٹھ میں پرائمری سکولوں کی تعداد سترہ ہزار پانچ سو چودہ تھی انیس سو اڑسٹھ اہتر میں یہ تعداد انتالیس ہزار چار سو اٹھارہ ہو جائیگی۔ مڈل سکولوں کی تعداد انیس سو ترپن تھی اب تین ہزار دو سولہ ہو جائیگی۔ ہائی سکول ایک ہزار چودہ تھے اب اٹھارہ سو اڑتیس ہو جائیں گے۔ کالجوں کی تعداد ایک سو سات تھی اب دو سو اکہتر ہو جائیگی۔ پولی ٹیکنک صرف دو تھے اب انیس ہو جائیں گے۔ انجینرنگ کالج تین تھے اب چار ہو جائیں گے۔ یونیورسٹیاں چار تھیں اب سات ہو جائیں گی۔

انیس سو اٹھاون انسٹھ میں تعلیمی اداروں میں داخل ہونے والے

طلبا کی مجموعی تعداد چوبیس لاکھ تھی اب انیس سو اڑسٹھ انہتر میں ان کی تعداد پچاس لاکھ سے زائد ہو جائے گی ۔

نئی تجاویز میں تربیتی، فنی، اور کمرشل تعلیم پر زیادہ زور دیا گیا

## سڑکیں

سڑکوں کے لئے سال رواں میں پندرہ کروڑ سینتالیس لاکھ کی رقم مقرر کی گئی تھی آئندہ سال اس مد میں اٹھارہ کروڑ تین لاکھ کی رقم تجویز کی گئی ہے ۔ لاہور، ملتان، اور کراچی ۔ حیدرآباد کی شاہراہوں کے بیرونی امداد والے منصوبوں کے جاری کام کا پورا پورا خیال رکھا گیا ہے مزید برآں لاہور، شیخوپورہ، سرگودھا ۔ اور شیخوپورہ ۔ لائل پور کی سڑکوں کے بیرونی امداد والے نئے منصوبوں کو بھی مدِ نظر رکھا گیا ہے آر سی ڈی (R. C. D.) کی سڑک کے لئے ایک کروڑ پینتالیس لاکھ کی رقم مقرر کی گئی ہے ۔ موجودہ سڑکوں کو ہر لحاظ سے بہتر بنانے کے کام کو خاص اہمیت دی گئی ہے ۔ دو کروڑ روپے کی رقم گنے کی سڑکوں کے لئے تجویز کی گئی ہے

## ریل

سال آئندہ میں ریلوے کیلئے تیس کروڑ نیس لاکھ کی رقم تجویز کی گئی ہے یہ رقم سالِ رواں سے چار فی صد زیادہ ہے ۔ رولنگ اسٹاک کو حسب سابق خاص اہمیت دی گئی ہے لیکن پٹڑیوں کو بدلنے اور سگنل کے کام کو بہتر بنانے Line Capacity کے کام اور دیگر

تعمیراتی کاموں کو پہلے سے زیادہ اہمیت دی گئی ہے ۔ لاہور خانیوال سیکشن کو برقانے کا کام سالِ رواں میں مکمل ہو جائے گا۔ نئی تعمیرات میں کاشمور ڈیرہ غازی خان ریل لنک کا کام جاری ہے۔ اس کے لئے دو کروڑ کی رقم مقرر کی گئی ہے

خانہ سازی اور آبادکاری

بڑے بڑے شہری حلقوں میں پانی کی بہم رسانی کو خاص اہمیت دی گئی ہے۔ Greater Karachi کی واٹر سپلائی سکیم کے دوسرے اقدام کے دونوں حصوں کو انیس سو ستر انیس سو اکہتر میں مکمل کرنے کیلئے خاص رقم رکھی گئی ہے ۔ لاہور۔ کراچی۔ گوجرانوالہ شیخوپورہ۔ نواب شاہ۔ ملتان حیدر آباد۔ اور کوئٹہ میں پانی کی بہم رسانی کے لئے مناسب انتظام کیا گیا ہے ۔

جہاں تک خانہ سازی کی سکیموں کا تعلق ہے ۔ Lahore Township سکیم اور Greater Karachi Resettlement سکیم کا کام جاری رکھا جائے گا ۔ پچھتر لاکھ کی رقم لاہور میں کچا ملتان روڈ پر کم آمدنی کے افراد کے مکانوں کی تعمیر کے لئے رکھی گئی ہے ۔

سرکاری دفاتر اور دیگر عمارتوں کے لئے اور سرکاری ملازموں کے مکانوں کے لئے مناسب رقم مقرر کی گئی ہے ۔

صنعت

صنعتی شعبے میں سترہ کروڑ چوہتر لاکھ کی رقم رکھی گئی ہے ۔ یہ رقم اعلیٰ پیمانے کی بڑی صنعتوں پر صرف کی جائیگی ۔ مثلاً پاکستان مشین ٹول

فیکٹری - Heavy Electrical Complex

Heavy Mechanical Complex اور Forge and Foundry Project

اس سے یہ حقیقت واضح ہو جائیگی کہ ہم درمیانہ درجے کی صنعت سے بھاری صنعت کی طرف نہایت تیزی کے ساتھ قدم اٹھا رہے ہیں۔ یہ بھاری صنعت ہماری ترقی پذیر صنعتی پیداوار کے لئے بہت ضروری ہے۔

صنعتی پیداوار کی لگاتار ترقی نے زرعی خام مال کی توسیع کے دوش بدوش چل کر وہ خوشگوار صورت پیدا کر دی ہے جس کے باعث عام استعمال کی اشیاء خاص کر آٹا۔ وناسپتی گھی اور موٹے کپڑے کی قیمتوں میں کمی واقع ہو گئی ہے۔

## صحت

صحت کے پروگرام پر نو کروڑ چانوے لاکھ روپیہ خرچ ہوگا اس پروگرام میں ملیریا کے انسداد اور خاندانی منصوبہ بندی کے شعبوں کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ مزید برآں پشاور میں خیبر میڈیکل کالج کی نئی تعمیر، بڑے بڑے ہسپتالوں کے اخراجات اور دیہی ہیلتھ سنٹرز کو بھی مدِ نظر رکھا گیا ہے صوبے کے بڑے ہسپتالوں کو بہتر بنانے کے لئے تقریباً ایک کروڑ کی رقم مقرر کی گئی ہے۔

یہ تمام نئی تجاویز اس بات کی مقتضی ہیں کہ آمدنی کے نئے ذرائع پیدا کئے جائیں۔

جناب والا:

میں گزشتہ دس سال کا مکمل اقتصادی نقشہ اور آئندہ سال کی تجاویز آپ کے پیش کرنے کا فرض ادا کرچکا ہوں۔ تمام رُودادِ کارگزاری آپ کے سامنے ہے

فیلڈ مارشل محمد ایوب خان صدرِ پاکستان کی باعزم اور دانشمندانہ قیادت میں جو خدمت اس صوبے کی حکومت نے سرانجام دی ہے اس کا جائزہ پیش کرتے ہوئے میرا دل فخر ومباہات سے معمور ہے تاہم مجھے اس امر کا بھی احساس ہے کہ ملک میں ایسے لوگ بھی ہیں جو موجودہ نظام کے بارے میں شکوک وشبہات کو دل میں جگہ دیئے ہوئے ہیں۔ شکوک وشبہات کی اس تاریکی میں ان کو یہ دکھائی نہیں دیتا کہ یہ تمام عظیم الشان ترقی موجودہ نظام ہی کی بدولت ہوئی ہے۔

سیاست کے ہوائی قلعے تعمیر کرنے والوں کی نگاہ میں نظریاتی طور پر جمہوریت کی کچھ ہی تعریف کیوں نہ ہو لیکن یہ بات تسلیم کرنی پڑے گی کہ جمہوریت کو پرکھنے کی صرف یہی کسوٹی ہے کہ آیا نظامِ جمہوریت کے تحت زیادہ سے زیادہ افراد کو زیادہ سے زیادہ فلاح وبہبود کی سہولتیں بہم پہنچی ہیں یا نہیں۔ بجٹ ہی صحیح معنوں میں جمہوریت کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ اس لئے مجوزہ بجٹ کو ملاحظہ فرماتے وقت ان امور کا خیال رکھا جائے کہ :۔

آیا تمام آبادی کے مجموعی مفاد کو مدِنظر رکھا گیا ہے یا نہیں دوم یہ کہ اس بجٹ میں کسی خاص طبقے کے لئے کوئی خاص مراعات تو نہیں رکھی گئیں۔ اگر بجٹ کی تجاویز کی بنیاد ان ٹھوس اصولوں پر رکھی گئی ہے تو یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ جمہوریت کے اعلیٰ مقاصد کی تکمیل کی گئی۔ یہی ایک معیار ہے جس پر بجٹ کو پرکھا جا سکتا ہے۔ باقی تمام معیار محض کتابی اور درسی ہوں گے

ہم کو ان لوگوں کی باتوں میں آکر سلامتی کا راستہ نہیں چھوڑنا چاہیے جن کے نزدیک کوئی تجویز اس وقت تک قابلِ قبول نہیں جب تک کہ ان کی قبولیت مہرِ اس پر ثبت نہ ہو۔ ترقی پذیر ممالک اس نایاب مہر کے انتظار میں اپنا وقت ضائع نہیں کر سکتے۔ ہمیں ایک عظیم الشان کام سرانجام دینا ہے جس کے لئے ہم کو یک جہتی اور انہماک کی ضرورت ہے۔

جناب والا

کارگزاری کی مکمل رُوداد آپ کے اور عوام کے پیشِ خدمت ہے خدائے برتر و بالا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ہم خدمت گذاری کے فرض کی بجا آوری میں سرخرو ہوئے۔

جناب والا

اس ایوان ذی وقار کی خدمت میں اپنی گذارشات کے اختتام پر میں نہایت مسرت سے محکمہ مالیات کے سیکرٹری جناب

تجمل حسین صاحب کے حسن کارکردگی کا دلی اعتراف کرتا ہوں ۔
سالِ رواں بڑی مشکلات کا سال تھا لیکن تمام مشکلات پر ایک منظم لائحہ عمل کے مطابق قابو پا لیا گیا ۔ اور ہر ایک تجویز پر پابندی وقت اور مناسب مالی وسائل کے ساتھ عمل درآمد کیا گیا ۔ یہ کامیابی محکمہ مالیات کے سیکریٹری کی ہمت اور اک قابلیت اور شبانہ روز محنت کی مرہونِ منت ہے ۔